بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ
۸ جمادی الاول ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۰ نبوت ۱۳۳۸ھش ۱۰ نومبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

پرسوں اور کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت عام طور پر بہتر ہے الحمد للہ

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۹ نومبر ۱۹۵۹ء بوقت دس بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
بوقت دس بجے صبح۔ ربوہ ۹ نومبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۹ نومبر۔ پرسوں اور کل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ گذشتہ رات بازو کو ٹھوکر لگ جانے کے باعث کئی گھنٹے تک درد کی تکلیف رہی۔ احباب جماعت صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ــــ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادم اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قدیمی استاد محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مورخہ ۸ نومبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار صبح پونے چار بجے کے قریب میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۶۰ سال تھی۔ آپ کا جنازہ اسی روز سہ پہر کے قریب لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پانچ بجے شام کے قریب نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان، تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ممبران اسٹاف اور دیگر اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی، محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نے جنازے کو دور تک کندھا بھی دیا۔ بعد ازاں حسب وصیت نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم نے دعا کرائی۔ (باقی صـ پر)

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور کے طلباء کے ایک وفد کی ربوہ میں آمد

اہم عمارتوں کے تفصیلی نقشہ جات اور ٹاؤن پلاننگ سکیم کا مطالعہ

ربوہ ۹ نومبر۔ کل صبح نیشنل کالج آف آرٹس لاہور کے گیارہ طلباء کا ایک وفد لاہور سے ربوہ آیا۔ یہ سب کالج کی فن تعمیر سے متعلق کلاس (آرکیٹیکچرل ڈرافٹسمین کلاس) کے فائنل ایر کے طالب علم تھے اور ربوہ کی ٹاؤن پلاننگ سکیم کا مطالعہ کرنے اور بڑی بڑی عمارتوں کے فنی پہلوؤں کا جائزہ لینے کی غرض سے یہاں آئے تھے۔ ــــ صبح نو بجے طلباء کے یہاں پہنچنے پر مکرم ملک حفیظ الرحمٰن صاحب سلیم افسر تعمیر صدر انجمن احمدیہ نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور ان کی آمد کی غرض کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی۔ سب سے پہلے افسر صاحب تعمیر نے ایک بہت بڑے نقشے کی مدد سے انہیں ربوہ کی پوری ٹاؤن پلاننگ سکیم سے آگاہ کیا۔ اور انہوں نے اس سلسلہ میں جو سوالات دریافت کئے ان کے جواب دیکر تعمیر کے خاص خاص فنی پہلوؤں کی وضاحت کی۔ بعد ازاں طلباء نے دفتر تعمیر میں جا کر ربوہ کی بڑی بڑی عمارتوں کے تفصیلی نقشہ جات کا بھی مطالعہ کیا۔ نقشہ جات دیکھنے اور ان کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد طلباء نے مکرم افسر صاحب تعمیر کی معیت میں ان تمام عمارتوں کو جا کر دیکھا جن کے نقشوں کا انہوں نے مطالعہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ دفاتر تحریک جدید فضل عمر ہسپتال۔ ہسپتال کے احاطہ میں نو تعمیر شدہ یادگاری مسجد۔ جامعہ احمدیہ تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ہوسٹل کی عمارتوں میں گئے اور ان عمارتوں کے فنی پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ بالخصوص تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ہسپتال کی عمارتوں سے وہ بہت متاثر ہوئے اور ان کے تعمیری فن کے مطالعہ میں بہت دلچسپی ظاہر کی۔ سہ پہر تک ان سب عمارتوں کے فنی معائنے سے فارغ ہونے کے بعد طلباء بغرض ملاقات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے اور پھر شام کو سوا پانچ بجے بذریعہ بس لاہور واپس چلے گئے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۰ نومبر ۵۹ء

افزائشِ آبادی اور خوراک کا مسئلہ

جب سے یورپ ایک ایسے مذہب سے آزاد ہوا جو اپنی غیر معقول آڈیالوجی اور غیر معقول رسومات کی وجہ سے لوگوں کے لئے ذہنی اور عقلی ترقی کی راہ میں روک بن گیا ہوا تھا اس وقت سے جہاں ایک طرف سائنسی ترقی بڑھی ہے دوسری طرف انسان اخلاق اور روحانیت سے تہید امن ہوتا چلا گیا ہے۔

سائنس نے بے بیشک ہر پہلو میں ترقی کی ہے لیکن یہ ترقی کئی صورتوں میں غیر متناسب اور غیر متوازن ہوئی ہے۔ مثلاً ایک طرف بیماریوں کے استیصال میں سائنس نے کافی ترقی یافتہ طریقے ایجاد کئے ہیں اور کئی ایک جھلک بیماریوں کا سدباب کر دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دُنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوتا چلا گیا ہے۔ دوسری طرف خوراک کی پیداوار میں متناسب ترقی نہیں ہوئی ہے اس لئے آج اقوام یہ سوچ رہی ہیں کہ اگر دُنیا کی آبادی اسی تناسب سے بڑھتی رہی تو انسان کا معیارِ زندگی بہت گر جائیگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ ناکافی خوراک کی وجہ سے دنیا انسان کے لئے جہنم زار بن جائے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خوراک بڑھانے کے لئے بھی بہت سے نئے نئے وسائل پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اور آج سے پچاس سال پہلے مثلاً جتنا اناج اس علاقہ میں پیدا ہوتا تھا۔ جو مغربی پاکستان پر مشتمل ہے۔ اسوقت کی آبادی کے لئے ضرورت سے بہت زیادہ ہوتا تھا۔ اور بہت سا اناج برآمد ہونے کے باوجود یہاں کے لوگ کھانے پینے کی حد تک عموماً خوشحال تھے۔ گندم۔ مکی۔ باجرہ گھی دودھ وغیرہ کی اتنی کثرت تھی کہ غریب سے غریب انسان بھی بافراغت زندگی بسر کرتا تھا

اس کے مقابلہ میں آج یہ حالت ہے کہ یہ تمام ضروریات زندگی بہت کمیاب ہو گئی ہیں۔ یہ درست ہے کہ پہلے کی نسبت آجکل روپیہ پیسہ زیادہ ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں پہلے تقریباً ہر گھر میں گائے بھینس ہوتی تھی اور اناج کی بوریاں بھری رہتی تھیں آج بمشکل کافی گھی دودھ اور آٹا میسر آتا ہے۔ اس کی ظاہرا وجہ تو زیادہ تر آبادی میں غیر متناسب اضافہ ہی ہے۔ کچھ اور بھی وجوہات ہیں۔ مثلاً جہاں تک ہمارے ملک کا سوال ہے۔

پہلے دیہات میں مکی اور باجرہ کثرت سے استعمال ہوتا تھا اور گندم صرف بڑے قصبوں اور شہروں کے لوگ استعمال کرتے تھے۔ مگر اب مکی اور باجرہ کی پیداوار سوا بعض سرحدی علاقوں کے میدانوں میں تو بہت کم ہوتی ہے اور ساری آبادی کا انحصار گندم پر آ گیا ہے۔

ہمارے دیہات میں اب بھی مویشی رکھنے کا رواج ہے۔ لیکن روپیہ پیسہ جمع کرنے کی محبت نے دیہاتیوں کو بھی دودھ اور گھی کے استعمال سے محروم کر دیا ہے۔ اب تقریباً تمام دودھ اور گھی شہروں کی منڈیوں میں آ جاتا ہے۔ اور دیہاتی صرف چھاچھ پر گذارہ کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ایسے حالات میں ہو رہا ہے۔ کہ بہت سی زمین جو پہلے غیر مزروعہ تھی۔ اب روز بروز مزروعہ ہوتی چلی جاتی ہے اور بعض صورتوں میں نئے ذرائع استعمال کرنے کی وجہ سے فی ایکڑ پیداوار بھی بڑھ گئی ہے۔

آبادی میں تیزی سے اور خوراک کی پیداوار میں غیر متناسب ناکافی اضافہ کی وجہ سے دوسرے مغربی ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی خاندانی منصوبہ بندی کی مہم جاری کی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنے کے لئے مصنوعی ذرائع استعمال میں لائے جائیں۔ یورپ میں بھی اسکے خلاف آواز اٹھائی گئی ہے اور ہمارے ملک میں بھی مذہبی حلقوں کا یہی تصور ہے کہ محض رزق کی کمی کے خوف سے حفظِ پیدائش کے مصنوعی ذرائع استعمال کرنا درست نہیں ہے

یورپ میں اس مسئلہ کے تعلق میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسکے متعلق ہم الفضل کی اسی اشاعت میں ٹائمز کے ایک مضمون کا ترجمہ ایک معاصر کی حالیہ اشاعت سے کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی زمانہ یہ مسئلہ کتنا اہم اور حل طلب بن گیا ہے۔ اس مضمون میں معیارِ زندگی کی پستی کے علاوہ ضبط تولید کے لئے ایک اور وجہ بھی بتائی گئی ہے۔ اور وہ اسقاط ہے جہاں تک جائز طور پر ماں کی جان بچانے کا سوال ہے بعض صورتوں میں اسقاط مذہباً جائز قرار دیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں کثرت اسقاط کو ضبط تولید کے لئے دلیل کے طور پر پیش کرنا صحیح نہیں۔ اس کا صحیح علاج ان اسباب کی نگہداشت ہونا چاہیئے۔ جن کی وجہ سے کسی معاشرہ میں خفیہ اور غیر اخلاقی طور پر اس کی ضرورت پڑتی ہے۔

عجیب بات ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی . . . . کا سوال یورپ اور امریکہ ہی میں پیدا ہوا ہے۔ اور ہمارے پسماندگان ممالک میں اس کو رواج دینے میں بھی انہی مغربی ممالک کا ہی اثر کام کر رہا ہے۔ لیکن حال ہی میں دنیا کے مشہور ماہنامہ ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک مضمون "اسقاط کے متعلق جھوٹ اور سچ" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس میں ان ماؤں کو بڑی تسلی دی گئی ہے۔ جو اولاد چاہتی ہیں۔ مگر کسی وجہ سے اسقاط ہو جاتا ہے۔ اور انہیں بتایا گیا ہے کہ اگر اسقاط ہو جائے تو اس سے یہ نتیجہ نہ اخذ کیا جائے کہ ان کے ہاں اولاد کبھی ہو گی ہی نہیں۔

یہ درست ہے کہ خاندانی منصوبہ بندی کا یہ مطلب نہیں کہ کسی کے ہاں اولاد سرے سے ہو ہی نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم بچے پیدا کئے جائیں۔ تاہم یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو یہ لوگ عورتوں اور مردوں کو ناقابل بنانے کے لئے مرکز قائم کر رہے ہیں۔ تاکہ دُنیا کی آبادی میں اضافہ نہ ہو۔ اور دوسری طرف پیدائش میں قدرتی روکوں کو دور کرنے کے لئے بھی فکر مند ہیں۔

اس کے باوجود چین اور روس افزائش آبادی کے خواہاں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کے حامی ہیں۔ پھر حالانکہ آسٹریلیہ اور کینیڈا وغیرہ ممالک میں ابھی یورپینوں کے لئے بڑی گنجائش ہے۔ اور ابھی بہت سے علاقے ایسے موجود ہیں کہ نئے سائنٹیفک طریقوں سے بہت خوراک پیدا کی جا سکتی ہے اس بناء پر ہمارے ملک میں بعض لوگوں نے یہ شبہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یورپین مشرقی اقوام کی آبادی میں اضافہ روکنے کے لئے اتنے زور سے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں تاکہ یہ اقوام بڑھکر تعداد کے زور پر ان پر رفتہ رفتہ چھا نہ جائیں۔ تاہم اسکے متعلق کوئی واضح بات نہیں کہی جا سکتی

تصویرِ حال
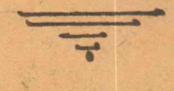
★——— اختر۔ ایم۔ اے ———

دیکھ اے ہمدم اُفق پر زرد زرد سورج کی لَو
ٹوٹتی جاتی ہیں کرنیں۔ ڈوبتی جاتی ہے ضَو

جس طرح ہو کیفیت اک جلوۂ بے جان کی
ہے یہی حالت بظاہر ان دنوں ایمان کی

علم و فن کی آندھیاں ہیں بے یقینی کے شرار
آ رہی ہے خُون میں ڈوبی ہوئی موجِ بہار

فکرِ دولت۔ خواہشِ دُنیا خودی کا زیر و بم
آج کے انسان کے دل کا یہی ہے پیچ و خم

خدمتِ دیں چند مُٹھی بھر دلوں کی بات ہے
چند تارے ضَو فگن ہیں۔ اور اندھیری رات ہے

اے دلِ بیدار۔ اے شانِ سلف سے بہرہ مند
کیا نہ ہوگا پرچمِ اسلام دُنیا میں بلند؟

آ! کہ یہ عالم پھر ایسا دور دکھلاتا نہیں
وقت اگر اک مرتبہ کھو جائے پھر آتا نہیں

فرنکفورٹ (مغربی جرمنی) میں ہماری دوسری عظیم الشان مسجد کی افتتاحی تقریب

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ، وکیل التبشیر صاحب اور متعدد بیرونی احمدیہ مشنوں کے پیغامات۔ معززین کی شرکت

اسلام کے پیغام کی وسیع اشاعت۔ چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی مبسوط تقریر

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے۔ انچارج احمدیہ مشن مغربی جرمنی بتوسط وکالت تبشیر

(۳)

پریس میں ذکر

(۲) دیگر اخبارات میں سے اکثر نے نماز کے بعد کا فوٹو شائع کرتے ہوئے کم و بیش مندرجہ ذیل الفاظ میں کارروائی پر تبصرہ کیا۔ عنوان تھا۔ "یورپ میں اسلام اپنے قدم جما رہا ہے" "اسلام کی کامیاب طور پر یورپ میں اشاعت ایک اسلامی پاکستانی جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ جس کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے قادیان میں ۱۸۹۰ء میں رکھی۔ اس اسلامی جماعت نے جرمنی میں مساجد کی تعمیر کو اپنا فرض اولین قرار دے رکھا ہے۔ چنانچہ ہمبرگ اور فرنکفورٹ میں مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں۔ ہماری تصویر فرنکفورٹ مسجد میں پہلی اسلامی نماز کے بعد کا نظارہ پیش کر رہی ہے۔ اس فوٹو میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان (صاحب) نائب صدر بین الاقوامی عدالت انصاف ہیگ بھی نظر آ رہے ہیں۔"

(۳) فرنکفورٹ کے ایک اور بڑے اہم اخبار FRANKFURTER RUNDSCHU نے اپنی اشاعت ۱۴ ستمبر میں مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا تقریر کرتے وقت کا فوٹو دیتے ہوئے لکھا:-

"فرنکفورٹ میں ایک سفید مسجد۔ سبز گنبد اور دلفریب میناروں کے ساتھ تعمیر ہو چکی ہے۔ اس مسجد کے افتتاح کے لئے ۱۲ ستمبر کو یورپ کی جماعت احمدیہ کے مشنوں کے نمائندے موجود تھے۔ افتتاح کی رسم (مکرم) چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نائب صدر بین الاقوامی عدالت انصاف نے ادا کی۔ چمکتے ہوئے سورج اور نیلے آسمان کے نیچے مہمان بھاری تعداد میں جمع تھے۔ مسٹر عبداللطیف نے تقریر کرتے ہوئے اپنی جماعت کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے اور کہا کہ اتنے قلیل عرصہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ جرمنی میں دوسری مسجد کی تعمیر حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کی ذاتی توجہ اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ مسٹر لطیف نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ فرنکفورٹ کی حکومت نے کمال رواداری کا ثبوت دیتے ہوئے مسجد کی تعمیر کی اجازت دی۔ فرنکفورٹ کے چیف میئر نے اپنے ذاتی نمائندہ مسٹر Mr. ALBRECHT کے ذریعہ اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مسٹر ابرخٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فرنکفورٹ کی حکومت نے مسجد کی تعمیر کے لئے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اجازت دی۔ کیونکہ ہمارے شہر میں تمام مذاہب کے لئے اپنی عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی پوری اجازت ہے تاکہ وہ سب امن اور رواداری کو قائم کریں۔ جیسا کہ اس مسجد کی تعمیر کا مقصد آج بیان کیا گیا ہے۔ جرمن مبلغ مسٹر عبدالشکور کنزے نے بھی اسلام کے پیغام پر روشنی ڈالی۔ اس مسجد کا نقشہ Mr. ZAFARULLAH KNAACK (برادر ظفر اللہ کناک صاحب جرمن احمدی ہیں) نے بنایا اور تعمیر کا کام Mr. Schmidt کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ کارروائی کے بعد مسلمان مسجد میں نماز کے لئے داخل ہوئے۔ اور اس سے قبل عربی میں اذان دی گئی۔"

(۴) ایک اور اخبار ABENDPOST نے اپنی اشاعت مؤرخہ ۱۴ ستمبر میں نمایاں سرخی "فرنکفورٹ میں اللہ کا گھر موجود ہے" دیتے ہوئے مسجد کے ایک نہایت خوبصورت فوٹو کے ساتھ لکھا:۔

"افتتاح کی تقریب ایک عجیب نظارہ پیش کر رہی تھی۔ جب کہ مسلمانوں سروں پر ٹوپیوں کے ساتھ قرآن کی آیات کی تلاوت کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ مہمان بھاری تعداد میں موجود تھے۔ اس تقریب کے ساتھ جماعت احمدیہ نے جرمنی میں اپنی دوسری مسجد کا افتتاح کیا۔ جس کے اخراجات اس جماعت کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں نے مہیا کئے۔ اس مسجد کے ذریعہ اللہ تعالے کے قادر ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا جائے گا اور اس کے علاوہ امن اور رواداری کی روایات کو قائم کرنے میں یہ مسجد ممد و معاون ثابت ہوگی۔

مسٹر عبداللطیف انچارج مشنری نے تقریر کرتے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اس کے بعد مسٹر عبدالشکور کنزے نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں فرنکفورٹ کے چیف میئر کے ذاتی نمائندہ Mr. Albrecht نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ صدارتی تقریر آنریبل محمد ظفر اللہ خان (صاحب) نائب صدر بین الاقوامی عدالت انصاف نے کی۔ جس میں اسلام کی حقیقت اور روح کو واضح طور پر بیان کیا۔"

حرف آخر

فرنکفورٹ کی مسجد کے افتتاح کی مختصر رپورٹ عرض کرنے کے بعد میں عقیدت کے دلی جذبات کے ساتھ اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ملتجی

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اور علاج

"ہم یقیناً جانتے ہیں کہ کسی مرض کے متعلق ڈاکٹروں اور طبیبوں کے ہاتھ میں کوئی ایسی دوا نہیں جس پر دعویٰ کر سکیں کہ وہ قضا و قدر کے ساتھ پوری لڑائی کر کے تمام قسم کی طبائع کو ضرور کسی مرض سے حکماً نجات دے دیگی۔ بلکہ ہمارا الیقین ہے کہ اب تک طبیبوں کو ایسی دوا میسّر ہی نہیں آئی اور نہ آ سکتی ہے کہ جو حکماً ہر ایک طبیعت اور عمر اور ہر ایک ملک کے آدمی کو مفید پڑے اور ہرگز خطا نہ جائے۔ لہذا باوجود تدبیر کے بہرحال دعا کا خانہ خالی ہے ....

پھر جبکہ قانون قدرت ہی بتلا رہا ہے کہ علم طب ظنی ہے اور تمام تدابیر اور معالجات بھی ظنی تو اس صورت میں کس قدر بدنصیبی ہے کہ ایسے ظنیات پر بھروسہ کر کے مبدء فیض اور رحمت سے بذریعہ دعا طلب فضل نہ کیا جائے۔ دعا سے ہم کیا چاہتے ہیں۔ یہی تو چاہتے ہیں کہ وہ عالم الغیب جس کو اصل حقیقتِ مرض کی بھی معلوم ہے وہ ہماری دستگیری فرماوے۔ اور چاہے تو دوائیں ہمارے لئے میسّر کرے جو نافع ہوں۔ اور یا اپنے فضل و کرم سے وہ دن ہی ہم کو نہ دکھلاوے کہ ہمیں دواؤں اور طبیبوں کی حاجت پڑے۔ کیا اس میں شک ہے کہ ایک اعلےٰ ذات تمام طاقتوں والی موجود ہے جس کے ارادہ اور حکم سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور جس طرف اس کا ارادہ جھکتا ہے تمام نظام زمین اور آسمان کا اسی طرف جھک جاتا ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ کسی ملک کی حالتِ صحت کسی وقت عمدہ ہو تو ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے پانی اس ملک کا ہر ایک عفونت سے محفوظ رہے اور ہوا میں کوئی تغیر غیر طبعی پیدا نہ ہو اور غذائیں صالح میسّر آویں اور دوسرے تمام مخفی اسباب کیا ارضی اور کیا سماوی جواہرِ صحت میں ظہور اور بروز نہ کریں۔"

تبریک پیش کرتا ہوں۔ اتنے قلیل عرصہ میں جرمنی میں دو مساجد کی تعمیر حضور پر نور کی ذاتی توجہ اور کوشش کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحت کاملہ اور شفائے عاجلہ عطا فرمائے تا ہم حضور پر نور کی ذات سے وابستہ الہٰی تائیدات سے لمبے عرصہ تک مستفیض ہوتے رہیں۔ حضور کی لمبی بیماری ہمارے لئے بے چینی کا موجب ہے اور ہم خدا تعالیٰ کے حضور ہر دم سربسجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور حضور کو پوری صحت کے ساتھ جماعت کی قیادت کے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب ہمیں اپنی دلی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اشاعت اسلام کے سلسلہ میں ایک اہم کام ہمارے سپرد ہے اور ہم اس عظیم الشان کام سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی ترقی اور شوکت کے بارہ میں اپنے وعدوں کو جلد از جلد پورا فرمائے۔ ہماری ہمتوں کو استوار کرے۔ ہماری ادنیٰ کوششوں کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ خوشکن نتائج مرتب کرے اور اپنی تائید اور نصرت ہمیشہ ہمارے شامل حال رکھے۔ اللّٰھم آمین۔

ڈھاکہ اور تیج گاؤں میں محترم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں

الوداعی تقریبات کا اہتمام

مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ جو کہ گذشتہ ایک ماہ سے ایسٹ پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے تھے ان کے اعزاز میں یکم نومبر بروز اتوار بعد نماز عصر انجمن احمدیہ ڈھاکہ میں ایک الوداعی پارٹی اور میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ لوکل اخبارات میں یہ خبر شائع کی گئی۔ اس میں مقامی نرائن گنج اور تیج گاؤں کے احمدی احباب کے علاوہ دوسرے دوست بھی کثرت سے شامل ہوئے میٹنگ کی کارروائی مکرم شیخ محمود الحسن صاحب امیر جماعت کی صدارت میں تلاوت و نظم سے شروع ہوئی۔ خاکسار نے مکرم ڈاکٹر صاحب کا تعارف حاضرین سے کرایا۔ اس کے بعد آپ نے تقریباً پون گھنٹہ تک امریکہ میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات سنائے نیز خاص طور پر دوستوں کو تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی نئے سال کے آغاز میں اس میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی کہ جس کی وجہ سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام ہو رہا ہے۔

آپ کی تقریر کا ترجمہ مولوی دوست احمد خادم صاحب نے بنگلہ زبان میں پیش کیا۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی چائے سے

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

مجلس انصار اللہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

انعامی تقریری مقابلہ، روح پرور نظمیں، تنظیمی اور تربیتی امور کے متعلق اہم فیصلے

دعائیں، ذکر الٰہی اور ذکر حبیب علیہ السلام

(۳)

اجلاس سوم منعقدہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء

اجتماع انصار اللہ کا اجلاس سوم نماز عشاء کے بعد تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم حافظ فتح محمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

انعامی تقریری مقابلہ

ازاں بعد پروگرام کے مطابق پونے نو بجے شب تک محترم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء کی صدارت میں انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ اس مقابلے کے لئے حسب ذیل موضوع مقرر تھے اور ہر مقرر نے ان میں سے کسی ایک پر تقریر کرنا تھی:۔

(۱) حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے پایاں محبت اور والہانہ عقیدت

(۲) تقویٰ کی باریک راہیں۔

(۳) نوجوانوں کی تربیت کے متعلق انصار اللہ کی ذمہ داریاں۔

(۴) قبولیت دعا کے طریق۔

مقابلے میں مختلف مجالس کے حسب ذیل ممبرات انصار اللہ نے حصہ لیا۔ (۱) محمد عیسےٰ جان صاحب کوئٹہ (۲) محمد شفیع خانصاحب کراچی (۳) مراد بخش صاحب واہ کینٹ (۴) حاجی محمد فاضل صاحب ربوہ (۵) چوہدری کرم بخش صاحب کراچی (۶) قریشی محمد حنیف صاحب اور (۷) میاں محمود احمد خانصاحب راولپنڈی۔

اس مقابلے میں منصفی کے فرائض مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور اور مکرم چوہدری عبد الحق صاحب ورک زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کراچی نے ادا کئے۔ ان کے فیصلے کے مطابق میاں محمود احمد خانصاحب راولپنڈی اول قرار پائے اور محمد شفیع خانصاحب کراچی نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ یہ دونوں حسب قواعد علی الترتیب اول اور دوم انعامات کے مستحق قرار دیئے گئے۔

روح پرور نظمیں

تقریری مقابلے کے اختتام پر اجلاس کی بقیہ کارروائی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی صدارت میں پایہ تکمیل کو پہنچی جس میں مختلف مجالس کے انصار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف کلام خوش الحانی سے پڑھ کر ایک عجیب روح پرور سماں باندھ دیا جس کے زیر اثر سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ سب سے پہلے کراچی کے مکرم صدر الدین صاحب کھوکھر نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم "ونذارۃ وتبشیر" کے آخری سات شعر خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے ان سات شعروں میں سے پہلا شعر تھا ؎

صبر کی طاقت جو تھی مجھ میں وہ پیارے اب نہیں
میرے پیارے اب دکھا اس دل کے بہلانے کے دن

آپ کے بعد سکھر کے قریشی عبد الرحمن صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطان نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ

پڑھی اور سب کے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ آخر میں چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اشعار جن میں سے پہلا شعر یہ تھا ؎

اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

خوش الحانی سے پڑھی۔ سامعین پر سابقہ دو نظموں کی وجہ سے پہلے ہی وجد کا سا عالم طاری تھا ان پُر درد اشعار کو سن کر تو ان کی حالت ہی کچھ اور ہو گئی۔ ہر شعر پر جس میں اسلام کی فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کے لئے نہایت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کی گئی ہیں سامعین والہانہ طور پر آمین اللّٰھم آمین کہہ اٹھتے تھے۔

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس

ان پُر درد و پُر معارف نظموں کے بعد نو بجے شب کے قریب مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ پہلے محترم میاں صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں بجٹ پر جو صبح کے اجلاس میں پہلے ہی پیش کیا جا چکا تھا بحث کا سلسلہ پھر شروع ہوا۔ متعدد نمائندگان نے اس ضمن میں مناسب مشورے پیش کئے ان مشوروں کی روشنی میں محترم میاں صاحب موصوف نے متعدد امور کی وضاحت فرمائی۔ چونکہ کسی نمائندے نے بجٹ میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی تھی اس لئے محترم میاں صاحب موصوف نے مجموعی بجٹ پر نمائندگان سے رائے طلب فرمائی جملہ نمائندگان نے متفقہ طور پر بجٹ کو منظور کرنے کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ چنانچہ ۱۹۶۰ء کے لئے ستاسی ہزار کا مجوزہ بجٹ منظور ہوا۔

ازاں بعد ایجنڈے کی بقیہ تجاویز زیر غور آئیں ایجنڈے کی شق نمبر ۳ میں قیادت تعلیم کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ مجلس مرکزیہ انصار کے لئے ہر سہ ماہی کے واسطے ایک نصاب مقرر کر دیا کرے اور امتحان کے اعلان کے ساتھ ہی پرچہ سوالات بھی مجالس کو بھجوا دیا جایا کرے اور انصار اڑھائی ماہ میں نصاب کی کتابوں کا مطالعہ کر کے اس پرچے کو حل کریں اور پھر حل کردہ پرچے مرکز میں بھجوائے جایا کریں۔ نمائندگان نے بحث کے بعد اس تجویز سے اتفاق کیا اور قرار پایا کہ باری باری ایک سہ ماہی میں قرآن کریم کا اور ایک سہ ماہی میں کتب سلسلہ کا امتحان ہو۔

ایجنڈے کی شق ۴ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے باقاعدہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرنے سے متعلق تھی اس میں تجویز کیا گیا تھا کہ اس رسالے میں مجالس انصار اللہ کی کارکردگی کی رپورٹیں اور ضروری ہدایات شائع ہوں۔ نیز اس میں انتظامی و تربیتی امور کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات اور بالخصوص حضور کی عربی تحریرات کا اردو ترجمہ شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے اور ہر مجلس کے لئے اس کی خریداری لازمی قرار دی جائے۔

نمائندگان نے اس تجویز سے بھی اتفاق کیا۔ چنانچہ نئے سال کے دوران باقاعدہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرنے کا متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔

شق نمبر ۵ ستور اساسی پر نظر ثانی کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر کرنے سے متعلق تھی اس کے بارے میں قرار پایا کہ محترم صدر صاحب پانچ اراکین کی ایک کمیٹی مقرر فرما دیں۔ جس میں مرکز کے دو اور باہر کی مجالس کے تین نمائندے ہوں یہ کمیٹی محترم صدر صاحب انصار اللہ کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کریں۔ ایجنڈے کی پانچوں تجاویز پر غور و فکر مکمل ہونے اور ضروری فیصلہ جات کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس پونے دس بجے شب اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد انصار رات بسر کرنے کے لئے اپنی اپنی آرام گاہ میں چلے گئے

اجلاس چہارم

اجتماع کے اجلاس چہارم کا آغاز مورخہ یکم نومبر بروز اتوار صبح ۴ بجے سے ہوا۔ جب کہ تمام انصار نے جمع ہو کر نماز تہجد ادا کی۔ نوافل میں غلبہ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی اور درازی عمر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت درجہ عاجزی اور انکساری سے پورے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ بعد ازاں صبح صادق کے ظہور پر باجماعت نماز فجر ادا کی گئی۔ جو محترم جناب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے پڑھائی۔ تہجد اور فجر کی نماز دعاؤں اور انابت الی اللہ کے لحاظ سے ایک خاص شان کی حامل تھی، توجہ اور جذب و کشش کے ایسے انمول مواقع میسر آنا اجتماع انصار اللہ کی سب سے بڑی برکت ہے اور اس موقع سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا کر اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنا سب سے بڑی سعادت ہے۔ نماز فجر کے بعد ساڑھے پانچ بجے سے چھ بجے صبح تک محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے قرآن مجید کا درس دیا۔

ذکر حبیب علیہ السلام بعد ازاں چھ بجے سے سات بجے تک

ذکر حبیب علیہ السلام کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ بزرگ صحابہ نے نہایت ایمان افروز روایات بیان کیں صحابہ میں سے محترم جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل خود تشریف نہ لا سکے تھے۔ چنانچہ ان ہر دو بزرگ صحابہ کی ارسال کردہ روایات محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھ کر سنائیں محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب محترم جناب حکیم سید پیر احمد صاحب مونگھیاوی اور محترم جناب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اپنی روایات خود بیان کیں۔ ذکر حبیب اور پھر خود صحابہ کی زبانی جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی سعادت میسر آئی جنہوں نے دن رات حضور کے قدموں میں رہ کر حضور کے کلمات طیبات کو سنا اور انہیں دل میں جگہ دی جنہوں نے خدائی نشانات کو بارش کی طرح برستے دیکھا اور خدائی افضال و برکات کے پیہم نزول کا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ جنہیں شمع رخ انور پر پروانوں کی طرح نثار ہونے اور محبت و عقیدت میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہونے کا فخر حاصل ہوا ایسے خوش نصیب اور نادر روزگار وجودوں کی زبان سے ان کے حبیب کا ذکر وہ نعمت غیر مترقبہ ہے کہ جس سے سیر ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور علیہ السلام کی مجالس حضور کی گفتار مبارک حضور کی اپنے خدام پر شفقت اور علوم و معارف کے چشمے بہانے اور خزائن مدفونہ لٹانے میں حضور کے لطف و احسان کے اذکار مقدس سے بھلا کون سیر ہو سکتا ہے۔ بستان احمد کی خوشنوا بلبلیں چہک رہی تھیں اور انصار کمال درجہ محویت اور استغراق کے عالم میں بیٹھے سرتاسر دھن رہے تھے۔ سب سے آخر میں جناب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی باری تھی۔ آپ اپنے مخصوص انداز میں ایک روایت کے بعد دوسری روایت سناتے چلتے تھے۔ اور سامعین کا شوق فزوں سے فزوں تر ہوتا جاتا تھا اور کیوں نہ ہوتا جبکہ ان اذکار مقدس کے نتیجے میں دلوں کی میل کٹ رہی تھی۔ زنگ آلود قلوب جلا پا رہے تھے۔ اور سینے دھل دھل کر صاف ہو رہے تھے۔ کیف و سرور اس طرح رگ و پے میں سرایت کرتا جا رہا تھا کہ گویا ہر گوشۂ وجود پر ایک وارفتگی کا عالم طاری ہو رہا ہے۔ روایات کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ ناشتہ کا وقت ہو گیا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اعلان کیا کہ چونکہ ناشتہ کا وقت ہو گیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دوست باری باری جا کر ناشتہ کر لیں تاکہ ناشتہ کے وقفہ میں بھی یہ بابرکت مجلس جاری رہے۔ لیکن کوئی شخص تیار نہ تھا کہ اس مائدے کو چھوڑ کر دنیا کی کسی مادی نعمت کی طرف اپنا دھیان بٹائے۔ آخر محترم مولوی قدرت صاحب سنوری نے یہ دیکھ کر کہ وقت گزرتا جاتا ہے اور لوگ ناشتہ کی خاطر اٹھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ سات بج کر بیس منٹ پر روایات کے سلسلہ کو ختم کیا۔ اور اس طرح یہ بابرکت اجلاس جو جذب و تاثیر اور تزکیہ نفوس کے اعتبار سے ایک خاص شان کا حامل تھا۔ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

اذکروا موتکم بالخیر

از مکرم مرزا نذیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی

میرے والد بزرگوار میرزا محمد دین صاحب مورخہ ۲۳/۱۰/۵۹ بروز جمعہ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج سے دو برس پہلے والد صاحب مرحوم مرکز سلسلہ ربوہ میں ہجرت کر کے آ گئے تھے ہماری سابقہ سکونت ایسی جگہ تھی جس کا ماحول ہر طرح سے پسماندہ تھا اور احمدیت کی روح ہمارے ماحول سے دور تھی۔ جب ہم نے محلہ دار البرکات ربوہ میں اپنا مکان بنوا لیا۔ تو میں نے والد صاحب سے عرض کی کہ شہر کا ماحول گاؤں کے ماحول سے بہت مختلف ہوتا ہے اس لئے ہمیں بڑی احتیاط سے اس نئے ماحول کو اپنانا۔ اور مرکز سلسلہ میں رہنے کی وجہ سے بھی ہم پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ والد صاحب نے ہر طرح سے تسلی دلائی۔

جب میں ۱۹۵۸ء کے رمضان میں رخصت پر ربوہ آیا تو پتہ چلا کہ والد صاحب مسجد مبارک میں معتکف ہیں جا کر ملا تو ان کو اتنا خوش پایا گویا دنیا کی بادشاہت مل گئی۔ اس پاک ماحول کا بڑی ہی محبت سے ذکر کرتے تھے۔ جب رمضان کے بعد گھر آتے تو تہجد میں ایک خاص لطف آتا تھا۔ ہم سب بھائیوں اور محترمہ والدہ صاحبہ کو تہجد کی اہمیت بتاتے رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے، کہ اصل احمدیت کا مجھے اب ہی پتہ چل رہا ہے۔ جمعہ کے روز ہمیشہ ہی کوشش کرتے کہ محراب کے نزدیک جگہ مل جائے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت زیادہ نزدیک سے کر سکیں۔ جب نماز جمعہ سے واپس آتے تو فرماتے کہ حضور کے چہرے سے نور کی شعاعیں نکلتی ہیں۔

اگلے سال ۱۹۵۹ء میں جب میں کراچی سے آیا تو رمضان کا مہینہ تھا۔ والد صاحب پھر اعتکاف میں تھے۔ وہاں ملنے گیا تو بہت ہی مسرور پایا کہ انہیں ایک اور موقعہ مل گیا ہے۔ اس اعتکاف کے بعد جب گھر آئے تو ان کا رنگ ہی کچھ اور ہو گیا تھا۔ رات کا بہت تھوڑا حصہ سوتے۔ پھر اٹھ کر تہجد شروع کرتے تو اس قدر رقت آ جاتی کہ رونے کی آواز ہمسائے بھی سن لیتے۔ محترمہ والدہ صاحبہ فرمائیں کہ آپ آہستہ آہستہ پڑھا کریں۔ کہیں پڑوسیوں کو تکلیف نہ ہو تو فرماتے کہ یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میری منزل بہت لمبی اور وقت تھوڑا ہے۔ پھر آدھی رات کو ہی مسجد میں چلے جاتے اور تہجد میں اسی قدر روتے کہ مسجد کے قریب رہنے والوں کو بھی پتہ چل جاتا۔ اسی دوران انکو بہت سی خوابیں بھی آئیں۔ جن میں سے اکثر حرف بحرف پوری ہوئیں۔

آخر میں میں تمام احباب جماعت اور خصوصاً بزرگان سلسلہ سے مکرم والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ کافی دنوں سے بوجہ بخار بیمار ہیں۔ بخار تو اب نسبتاً کم ہے لیکن ضعف سے اور سر کو چکروں کی شکایت بہت زیادہ ہے۔ جس کے باعث بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت اور بہنوں کی خدمت میں نہایت درد دل سے دعا کی درخواست ہے

(صالحہ فاطمہ دارالیمن ربوہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقع پر

الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر امسال بھی الفضل کا شاندار جلسہ سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو قیمتی اور اہم مضامین کے علاوہ متعدد خاص تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اس نمبر کی تیاری شروع کر دی گئی ہے علمائے سلسلہ اور دیگر اہل قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے بلند پایہ تحقیقی مضامین ارسال فرمائیں۔ مضامین زیادہ سے زیادہ ۵ دسمبر تک موصول ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ اسکے بعد اس کی طباعت شروع ہو جائیگی مشتہرین کے لئے بھی یہ ایک نادر موقع ہے انہیں بھی فوراً اپنے آرڈر بھجوا دینے چاہئیں۔

(ادارہ)

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت کے فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ ایک یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنے والے۔ وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہیے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں گواہ قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے

(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ و اندازہ قیمت) کا درج ہونا ضروری ہے اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) ا- تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

ب- مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی بھی تصدیق کروا دی جائے ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور کیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے۔ اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہے تو اب کس شکل میں ہے۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

چندہ شرط اول (حسب حیثیت کم سے کم ماہواری ۸ آنے) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲/۱۱/۵۹ بروز سوموار میرا بیٹا اقبال احمد بعمر ۱۸ سال بعارضہ بخار تین دن بیمار رہ کر بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم میرا تیسرا بیٹا ہے جو اس عمر میں فوت ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین۔

(نذیر احمد باجوہ (احمدی) چک ۱۹۲/7-R ضلع بہاولنگر۔ ڈاکخانہ چک ۱۹۲/7-R)

درخواست جنازہ غائب میری بیوی عالم بی بی تپ محرقہ سے وفات پا گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

یہاں دو تین احمدی تھے۔ اس لئے احمدی جماعتوں سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد اسمٰعیل چک ۵۱۹ گ ب ضلع لائلپور)

دعائے نعم البدل میرا لڑکا عزیز شہاب سید طاہر بعمر گیارہ سال چار ماہ کی طویل علالت کے بعد سول ہسپتال گجرات میں انتقال کر گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

سید غلام احمد نثار ابن سید نذیر حسین شاہ صاحب مرحوم

سابق پریذیڈنٹ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَن بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) **بڑے تاجر**- مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) **چھوٹے تاجر**- ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) **ملازمین** کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں

(۴) **وکلاء**۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

(۵) **کنٹریکٹر صاحبان** ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی

(۶) **صناع** مستری لوہار، درزی، ترکھان اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) **زمیندار احباب** جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) **مزارع احباب** جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیش کردہ:- **وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔**

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ (بنت شیخ فضل حق صاحب مرحوم) اور میرے والد شیخ نعمت اللہ صاحب آجکل بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (کرامت اللہ فاروق ربوہ)

(۲) مکرم برادرم بشیر احمد صاحب پیر کوٹی نے اپنا کاروبار کوٹڈجی ضلع خیرپور میں شروع کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ)

(۳) عبدالسلام صاحب (اسلام ٹی سٹال ربوہ) کا اکلوتا بچہ اور ان کی اہلیہ بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطیف الرحمٰن ناز)

(۴) میری ہمشیرہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اشرف ہاشمی)

(۵) احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ بندہ کے لئے ایک محکمانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری نثار احمد سیالکوٹ چھاؤنی)

(۶) میرے والد صاحب بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد اختر چک ۸۲ جنوبی سرگودھا)

(۷) مجھے بائیں گھٹنے میں سخت درد ہے جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتا احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد سلیمان خادم شورکوٹ)

(۸) میرا نواسہ بعارضہ نمونیہ اور اہلیہ بوجہ ضعف قلب بیمار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔ (میر ولی مربی سیالکوٹ)

تصحیح:- الفضل مورخہ ۱۳/۱۱/۵۹ میں ایک اعلان دار القضاء برائے ورثاء مکرم مبارک دین صاحب مرحوم چنیوٹ شائع ہوا ہے۔ غلطی سے اراضی دس کنال درج ہو گئی ہے۔ دراصل اراضی دو کنال ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خاندانی منصوبہ بندی اور مذہب

(ترجمہ) حامد حسین بی اے (ایس سی)

مذہب اور ضبط تولید کا تعلق بڑی حد تک سانپ اور نیولے کا ہے۔ ایک مادی خوش حالی اور بہتر خاندانی حالات کے لئے انسانی آبادی کو کم کرنا چاہتا ہے۔ تو دوسرا خدا کے نام لیواؤں میں اضافہ اور فطری قانون کے احترام کی خاطر اس کی مخالفت کرتا ہے۔

یورپ میں سماجی اعتبار سے ضبط تولید کو کافی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ لیکن مذہبی اعتبار سے اب بھی اس کی مخالفت کی جاتی ہے۔ مگر گذشتہ چند دنوں سے یورپ کے مذہبی و اخلاقی ماحول میں بھی ایک قسم کی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے اور ضبط تولید کی حمایت ہو رہی ہے۔ حال ہی میں گرجاؤں کی عالمی کونسل نے روایتی رکاوٹوں اور اخلاقی پابندی کا لحاظ کئے بغیر ایک ایسا فیصلہ کیا ہے۔ جو بظاہر واضح نہ سہی لیکن ایک قدیم اخلاقی نقطہ پر ضرب کاری ہے۔ اور اس فیصلے کے ذریعہ بڑی حد تک ضبط تولید کے مصنوعی طریقوں کی کھلے بندوں حمایت کی گئی ہے۔ یہ کونسل پروٹسٹنٹ اور قدیم ۱۷۱ گرجاؤں کی نمائندہ کونسل ہے۔ کونسل کے ایک عہدیدار نے یہ بھی کہا کہ ہم کوئی قطعی فیصلہ صادر کرنا نہیں چاہتے اور نہ اسے کونسل کا سرکاری فیصلہ تصور کیا جانا چاہیئے۔ لیکن پھر بھی جینوا میں کونسل کے سیکرٹریٹ نے ضبط تولید پر ایک سٹڈی گروپ کی رپورٹ کی اشاعت کی اجازت دیدی جس میں نہایت ڈرامائی مگر واضح انداز میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بچوں کی پیدائش کو محدود کرنا یا اس پر پابندی عائد کرنا اخلاقی نقطہ نگاہ سے ایک صحیح نظریہ ہے۔ اس کے علاوہ ضبط تولید کے لئے جو مختلف طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ ان میں بھی اخلاقی اعتبار سے کوئی فرق موجود نہیں ہے۔ عموماً ضبط تولید کے لئے دنوں کا لحاظ کرتے ہوئے احتیاطی تدابیر کی جاتی ہیں۔ یا پھر ایسے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ جن سے تولیدی عمل ہی متاثر ہو جائے یا ایسی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں جن سے تولید ناممکن ہو جائے۔ سٹڈی گروپ کی رپورٹ نے ان تینوں طریقوں میں کوئی خاص فرق محسوس نہیں کیا ہے۔ اور نہ ہی انہیں غیر اخلاقی تصور کیا ہے۔ اس رپورٹ کو

ایک کمیٹی نے مرتب کیا ہے۔ جس میں دینیات کے عالم، ڈاکٹر اور ماہرین سماجیات شامل تھے۔ کمیٹی نے اپنے فیصلہ کی بنیاد بعض عملی مسائل پر رکھی ہے جیسے آبادی میں اضافہ اور اسقاط حمل کے واقعات میں اضافہ۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مشرق و مغرب کے کئی علاقوں میں اسقاط حمل کے واقعات میں اضافہ کے باعث انسانی مصیبتوں میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اور انسان کی شخصیت کا شیرازہ بکھر رہا ہے ان حالات میں کئی والدین یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ ناپسندیدہ پیدائش کو روکنے کے لئے بعض ایسے طریقے استعمال کئے جائیں جن سے ضبط تولید ہو سکے۔ چاہے یہ طریقے کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں

اور رپورٹ میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ ماضی میں جب کبھی خاندان اور خاندانی رشتوں کا سوال پیدا ہوا عیسائیت نے ہمیشہ انسان کی جدید ضروریات اور تقاضوں کا لحاظ کئے بغیر صرف روایات ہی کے سہارے اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرانے کی کوشش کی اور آج ہم سے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ ہم عیسائیت کی لازوال حقیقت کو تباہ نہ کریں۔ بلکہ بدلتے ہوئے زمانہ کے تقاضوں کے ساتھ اس کو وابستہ کریں۔ رپورٹ میں شادی کے مذہبی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا گیا ہے کہ شادی کا حقیقی مقصد تو یہ ہے۔ کہ انسان کو جنسی جذبات سے آزادی دلائی جائے جن کا وہ غلام ہوتا ہے۔ لیکن اس کا دوسرا مقصد بھی ہے۔ وہ یہ کہ انسان کے لئے انتخاب کے مواقع بھی فراہم کئے گئے ہیں۔ اگر شوہر اور بیوی اچھے مقاصد کے تحت متفق ہو کر بے ضرر طریقوں کے ذریعہ ضبط تولید کریں تو وہ حق بجانب ہیں۔ اور انہیں انتخاب کی آزادی حاصل ہے۔ خدا نے بیوی اور شوہر کو یہ اختیار دیا ہے۔ کہ وہ اس کا فیصلہ کریں کہ آیا ان کا ملاپ صرف ان کی ذاتی خواہشات کا اظہار ہونا چاہیئے یا وہ اس کے ذریعہ اولاد چاہتے ہیں۔ شادی کے ذریعہ جنسی ملاپ میں اگر اولاد کی خواہش نہ بھی ہو تو وہ ایک نعمت ہے جو خدا کی جانب سے عطا کی گئی ہے۔"

عالمی کونسل کی یہ واضح رپورٹ یقیناً یورپ کے مذہبی ماحول اور روایات کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ چنانچہ مختلف گوشوں سے اس کی مخالفت بھی شروع ہو چکی ہے۔ رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والوں اور ویٹیکن شہر کے مذہبی رہنماؤں نے اس رپورٹ پر اپنے گہرے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ واشنگٹن کی کیتھولک یونیورسٹی کے اخلاقیات کے پروفیسر جان فورڈ نے اس نزاعی مسئلہ پر کیتھولک فرقہ کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ضبط تولید کے مصنوعی طریقے قانون فطرت کے مغائر ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ کسی صورت میں بھی ایسے جنسی ملاپ کو گوارا نہیں کیا جا سکتا جس سے شادی کے مقدس بندھن کی خلاف ورزی ہوتی ہو ایک عمل سے احتراز کرنے اور دوسری طرف عمل کو جاری رکھنے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس کے مقصد کو ختم کرنے میں یقیناً بہت بڑا اخلاقی فرق ہے۔ اگر کوئی اس عمل سے بالکلیہ احتراز ہی کرے تو وہ فطری ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسری صورت میں یہ قانون فطرت کے خلاف ہے۔

خود عالمی کونسل کے بعض ارکان بھی اس رپورٹ سے صد فیصد متفق نہیں ہیں۔ اس رپورٹ کو ۱۹۶۱ء میں کونسل کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائیگا۔ اور یقیناً اس وقت مشرق کے بعض کلیسا اس کی شدید مخالفت کریں گے۔ خود رپورٹ میں بھی مشرق کے کلیساؤں نے اپنی اختلافی رائے ۴

۴: کو شائع کروایا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ والدین کو کبھی یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ شادی کے ذریعہ ہونے والے جنسی ملاپ کو تخلیقی عمل کو روک دیں۔ خدا نے ان پر ذمہ داری عائد کی ہے۔ کہ وہ کامل اعتماد کے ساتھ بچے پیدا کریں۔ کیونکہ خدا خود ان بچوں کی مادی و دیگر ضروریات کی تکمیل کرنے والا ہے۔

مغربی پاکستان میں اجتماعی ترقی کے اڑتالیس ۴۸ نئے پراجیکٹ کھولے جائیں گے

لاہور میں چار مزید کمیونٹی ڈویلپمنٹ قائم کرنے کا فیصلہ

لاہور ۷ نومبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے کے مختلف شہری علاقوں میں سماجی بہبود اور اجتماعی ترقی کے اڑتالیس نئے کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

متعلقہ حکام کی اطلاع کے مطابق شہروں میں اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے جو منصوبہ تیار کیا گیا ہے وہ دوسرے پانچسالہ قومی ترقیاتی منصوبہ کا حصہ ہے۔ اور اس پر آئندہ پانچ سال کے دوران عملدرآمد ہوگا۔ اس منصوبہ کی ہیئت وہی ہوگی جیسے دیہی علاقہ کی ترقی کے لئے ڈویلپمنٹ ایریا کی ہوتی ہے۔ اس سکیم کے تحت لوگ اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت کام کریں گے۔ حکومت ان کی حوصلہ افزائی کے لئے انہیں فنی مشورہ دیتی رہے گی اور ضرورت کے موقعہ پر کسی ترقیاتی علاقے کو مالی امداد بھی دی جائے گی۔

ان حکام نے بتایا ہے کہ اس منصوبے کے مطابق لاہور میں آئندہ چند سال کے دوران ادنیٰ طبقے کے لوگوں کی اجتماعی فلاح و بہبود کے چار نئے کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کھولے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں علاقوں کا انتخاب سروے کے بعد ہوگا۔ لاہور میں اس سے قبل اجتماعی ترقی کے تین پراجیکٹوں اسلام آباد رگڑاس شاہو مصطفےٰ ویلیفیئر ٹاؤن پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

ہارمون کی مدد سے جڑواں بچہ

لنڈن ۷ نومبر۔ برطانیہ کے ماہرین حیوانات نے گایوں کے جڑواں بچے پیدا کرنے کا طریقہ معلوم کر لیا ہے۔ ایک گائے کو مصنوعی طور پر مادہ تولید کا ٹیکہ لگانے سے قبل مادہ ہارمونز استعمال کرائے گئے اور اس طرح بچہ دانی میں بیک وقت ایک سے زیادہ انڈے پیدا ہوئے۔

بیک وقت دو بچھڑے پیدا کرنے کے اس تجربے کی کامیابی سے مویشیوں کی افزائش میں اضافہ کی نئی راہیں کھل گئی ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

روس میں عوامی عدالتیں قائم کی جائیں گی

لنڈن ۷ نومبر۔ سپریم سوویٹ (روسی پارلیمنٹ) کی تجاویز کمیٹی نے ایک مسودہ قانون شائع کیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ سوویٹ یونین کے قوانین کو خلاف ورزیوں سے محفوظ رکھنے اور لوگوں کو قانون کا احترام سکھانے کی غرض سے عوامی عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ تاس کی ایک اطلاع کے مطابق یہ عوامی عدالتیں منتخب ہوں گی۔ روزگار خانوں۔ دفتروں سکولوں اور اجتماعی کھیتوں میں قائم کی جائیں گی۔ ان کو معمولی جرائم کے سلسلہ میں مقدمات کی سماعت کرنے کا اختیار ہوگا۔ اور وہ جرم کی نوعیت اور ملزم کی شخصیت کے مطابق عوامی اثر و رسوخ استعمال کر کے ملزم کی اصلاح کریں گی مثال کے طور پر عوامی عدالت ملزم کے جرم کی نوعیت کے پیش نظر اسے پبلک طور پر معافی مانگنے اور آئندہ احتیاط برتنے کا وعدہ کرنے پر رہا کر سکے گی۔ یہ عدالتیں زیادہ سے زیادہ ایک سو روبل تک جرمانہ کرنے کی بھی مجاز ہوں گی۔

کاشتکاروں میں بیج اور کھاد کی تقسیم

لائل پور ۷ نومبر ضلع لائلپور میں ربیع کی کاشت کے لئے کاشتکاروں اور مزارعین میں بیس ہزار من بیج تقسیم کیا جائے گا۔ صوبائی حکومت نے بیج کی فراہمی کے علاوہ کاشتکاروں کو مصنوعی کھاد کی کثیر مقدار فراہم کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

باخبر ذرائع کے مطابق حکومت زرعی ترقیاتی شعبہ ربیع کی بروقت کاشت اور بھرپور فصل حاصل کرنے کے لئے کاشتکاروں میں گندم کا بیس ہزار من بیج تقسیم کرے گا۔ یہ بیج تقاوی کی شکل میں یا نقد دام ادا کرنے پر مہیا کیا جائے گا۔ باربرداری کے مصارف شامل کر کے اس کی فی من قیمت ساڑھے پندرہ روپے ہوگی۔ تاہم صوبائی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ منتخب کردہ بیج کی تقسیم رعایتی نرخوں پر کی جائے۔ مقامی ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اس گندم کی بہم رسانی کا انتظام کریں گے اور محکمہ خوراک ڈپوؤں کی وساطت سے یہ بیج حاصل کیا جا سکے گا۔ مزید برآں صوبائی حکومت بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے ضلع لائل پور کے کاشتکاروں میں دو ہزار چھ سو ساٹھ ٹن مصنوعی کھاد تقسیم کرے گی اسے نئے افتادہ قطعات اراضی کو زرخیز بنانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

مجلس اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک خصوصی ادبی اجلاس کا انعقاد

اردو کے مستقبل اور اس کے ذریعۂ تعلیم بننے کی اہلیت پر فاضلانہ مقالہ اور تقریر

ربوہ ۹ نومبر کل مجلس اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک خصوصی ادبی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل مکرم حمید احمد خانصاحب ایم اے، ایم لٹ اور مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب ایم اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی وائس پرنسپل دیال سنگھ کالج لاہور نے علی الترتیب اردو زبان میں ذریعۂ تعلیم بننے کی اہلیت اور اس زبان کے مستقبل پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اس خصوصی اجلاس میں صدارت کے فرائض مجلس اردو کے صدر مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد نے ادا فرمائے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو کالج کے طالب علم عطاء المجیب صاحب نے کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب نے اردو کے مستقبل پر ایک نہایت ٹھوس اور قیمتی مقالہ پڑھا جس میں آپ نے زبانوں کی نشوونما وارتقاء میں مختلف عوامل اور ان کے اثرات پر روشنی ڈالنے کے بعد اس امر کو تفصیل سے بیان کیا کہ آئندہ چل کر اردو زبان میں گوناگوں اثرات کے تحت کس کس نوعیت کی تبدیلیاں متوقع ہیں اور یہ زبان کس نہج پر ترقی کرے گی۔ آپ نے قیام پاکستان کو اس لحاظ سے اردو کے حق میں ایک نیک فال قرار دیا کہ اس زبان کو پاکستان میں قومی زبان کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اور بنابریں اس کی ترقی کے امکانات پہلے کی نسبت بہت روشن ہو گئے ہیں۔ لیکن آپ نے اس امر سے اتفاق نہیں کیا کہ یہ زبان اپنی اس معیاری نفاست اور قدیم محاورے کو برقرار رکھ سکے گی جو اب تک اس کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اس کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا اردو کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ دہلی اور لکھنؤ سے اسے دیس نکالا ملنے کے باعث قدیم روایات سے اس کا رشتہ یکسر منقطع ہو گیا ہے اور اب یہ گھر سے بے گھر ہو کر ایک پناہ گزین کے طور پر ہمارے ہاں آبسی ہے۔ یہاں یہ کہیں بھی مادری زبان کے طور پر بولی نہیں جاتی۔ اس لئے جہاں اس میں ایک طرف فارسی عربی اور انگریزی کے الفاظ ایک حد تک داخل ہوتے چلے جائیں گے وہاں دوسری طرف اس میں پاکستان کے مختلف علاقوں کی مقامی بولیوں کے الفاظ، اور محاورے کے اثرات کے تحت تبدیلی ہوتی چلی جائے گی تاہم آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ تبدیلی ایسی نہیں ہو گی کہ اردو مقامی بولیوں میں مدغم ہو کر رہ جائے۔ مقامی اثرات قبول کرنے کے باوجود مقامی بولیوں پر اسے فوقیت حاصل رہے گی البتہ اس کی وہ ٹکسالی اور سکہ بند معیاری حیثیت برقرار نہیں رہ سکے گی جو دہلی اور لکھنؤ کے ماحول میں اسے نصیب ہوئی تھی۔ آپ نے اس امر سے اتفاق کیا کہ اگر بفرض محال اردو کو مادری زبان کے طور پر بولنے والے لوگوں کو پاکستان بھر سے اکٹھا کر کے ایک ... شہر میں بسا دیا جائے تو پھر اردو

. . . .

. . . .

. . . اپنی اصل ہیئت کو کچھ عرصہ اور برقرار رکھنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ بصورت دیگر اس کا حالات کے ساتھ بدلنا اور ایک نئی شکل اختیار کرنا ناگزیر ہے۔

آپ کے بعد مکرم جناب حمید احمد خانصاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے اس موضوع پر ایک پرمغز اور مدلل تقریر فرمائی کہ "کیا اردو ذریعہ تعلیم ہو سکتی ہے"۔ آپ نے بڑے وزنی دلائل کی روشنی میں ثابت کیا کہ اردو میں ذریعہ تعلیم بننے کی اہلیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں شک نہیں زبانیں بنائی نہیں جاتیں بلکہ خود بنتی ہیں۔ لیکن باطنی نشوونما و ارتقاء کا یہ اصول روزمرہ کی بول چال۔ محاورہ زبان اور ادب سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک تعلیم و تدریس کا سوال ہے اس [illegible] کے مطابق زبان کو خود بنانا پڑتا ہے اور نئی اصطلاحات وضع کر کے اس کے ... کو بڑھانے کی خود سعی کرنی پڑتی ہے چونکہ اردو ... فارسی ... اور ایک حد تک سنسکرت سے طلبہ کو اخذ (کرنے)

۲:- کا سلسلہ ابتداء ہی سے قائم ہے اس لئے نئے نئے علوم کی اصطلاحات اور فارمولوں کو اردو کے قالب میں ڈھالنا نسبتاً زیادہ آسان اور سہل ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کی صحیح طور پر کوشش کی جائے۔ آپ نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اگر مغربی علوم کو اردو میں منتقل کرنے کا وہ سلسلہ جس کا دہلی کالج اندرون میں ۱۸۵۷ء کے غدر سے بہت پہلے آغاز کیا گیا تھا۔ جاری رہتا اور میکالے کی تعلیمی پالیسی کا نفاذ عمل میں نہ آتا تو اردو کو ایک کامیاب ذریعہ تعلیم کی حیثیت کبھی کی حاصل ہو چکی ہوتی۔ آپ نے کہا نظری اعتبار سے بھی اور عملی اعتبار سے بھی جس کا شاندار مظاہرہ ۱۸۵۷ء سے قبل دہلی کالج اور بعد ازاں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد میں ہو چکا ہے۔ اردو میں ذریعہ تعلیم بننے کی پوری پوری اہلیت موجود ہے۔

اول الذکر مقالے اور موخر الذکر تقریر دونوں کے بعد سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ فاضل مقالہ نویس اور فاضل مقرر نے طلبہ اور ممبران اسٹاف کے سوالوں کے جواب دیکر اپنے موقف کی مزید وضاحت کی جو سامعین کے لئے ازدیاد استفادہ کے اور ازدیادِ علم کا موجب ہوئی۔

محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی کی وفات

بقیہ صفحہ اول

مرحوم سلسلہ احمدیہ کے مخلص خادموں اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پرانے اساتذہ میں سے تھے اولاً آپ فیروز پور میں سرکاری دفتر میں ملازم تھے۔ لیکن جوانی میں ہی ۱۹۱۸ء کے قریب ملازمت ترک کر کے خدمت دین کی نیت سے قادیان آ گئے۔ سلسلہ کی طرف سے پہلے تعلیم الاسلام مڈل سکول گھٹیالیاں میں قریباً آٹھ سال بطور مدرس کام کیا۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں مسلسل تیس سال تک مدرسی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس طرح تمام عمر خدمت سلسلہ میں گذار دی۔ بہت مرنجان و مرنج سادہ طبیعت اور علم دوست واقع ہوئے تھے۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں میں خاص شغف تھا۔ نماز باجماعت کا خاص التزام کرتے اور پانچوں نمازیں نہایت باقاعدگی کیساتھ مسجد میں ہی آکر ادا کرتے ۱۹۵۶ء میں ریٹائر ہونے کے بعد بھی ربوہ میں ہی مقیم رہے صرف وفات سے چند روز قبل بغرض علاج اپنے بیٹے کے پاس لاہور تشریف لے گئے تھے۔ بالآخر ۸ نومبر ۱۹۵۹ء کو وہیں وفات پائی۔ آپ نے ایک بیٹی اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترم ماسٹر صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور بلند درجات عطا فرمائے اور آپکی اولاد کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین کی توفیق سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

ڈھاکہ اور نیبج گاؤں میں الوداعی تقریبات

(بقیہ صفحہ ۸)

تواضع کی گئی۔ جس کا انتظام برادرم شیخ ظفر احمد صاحب نے کیا تھا۔ دعا پر جلسہ برخواست ہوا سو نومبر کو نیبج گاؤں جماعت نے بھی ایک ... الوداعی ٹی پارٹی کا انتظام کیا جس میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی اور متعدد سوالات کے جوابات دیئے جانے کے بعد جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

درخواست دعا

خاکسار گذشتہ ایک ماہ سے بعارضہ بیچش

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]